دارالافتاء

مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی

مسنون نمازِ جنازہ

بھاگا سے عبدالرشید صاحب لکھتے ہیں:

"نمازِ جنازہ میں بعد از تکبیر اول "سبحانک اللّٰھم۔ الخ" —— سورۃ الفاتحہ —— قراءت، اور بعد از تکبیر ثانی درودِ ابراہیمی کوئی اہلحدیث عالم ثابت کر دے تو میں اہلحدیث ہو جاؤں گا۔"

الجواب بعون اللہ الوھاب —— اقول وباللہ التوفیق:

معلوم ہوتا ہے کسی متعصب، اہلحدیث کے برا چاہنے والے نے ہمارے محترم سائل کو مسلکِ حقّہ اہلحدیث سے بدظن اور متنفر کرنے کے لیے یہ بات ان کے ذہن میں ڈال دی ہے کہ اہلحدیث حضرات کی نمازِ جنازہ کا طریقہ سنت سے ثابت نہیں۔ حالانکہ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے موجودہ اور سابقہ تمام گروہوں اور فرقوں میں سے صرف اور صرف جماعت اہلحدیث کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہ لوگ اپنے عقیدہ و عمل میں براہِ راست کتاب و سنت سے راہنمائی لیتے ہیں، جبکہ دیگر حضرات ہدایت کے اس چشمۂ صافی کے ہوتے ہوئے ادھر ادھر ٹامک ٹوئیاں مارتے پھرتے ہیں۔

ذیل میں ہم سائل کی تسلی و تشفی کی خاطر نمازِ جنازہ کا طریقہ احادیث نبویہؐ کی روشنی میں بالاختصار مع دلائل ذکر کرتے ہیں —— دعا ہے، اللہ تعالیٰ سائل کو حق کی طرف رہنمائی فرمائیں اور جملہ مسلمانوں کو کتاب و سنت کا پابند بنائیں۔ آمین!

نمازِ جنازہ کا طریقہ: یاد رہے کہ وضوء، طہارت، استقبالِ قبلہ، نماز میں خشوع و

خشوع اور قراءت وغیرہ کے احکام تمام نمازوں کے لیے برابر ہیں، صرف جن نمازوں کے لیے کوئی خاص وضع یا طریقہ بیان ہوا ہے، ان میں وہ مستثنیٰ ہیں، مثلاً عیدین کی نمازوں کے بعد خطبہ، کسوف و خسوف کی نمازوں میں ایک سے زائد رکوع، نماز جنازہ میں رکوع و سجود کا نہ ہونا وغیرہ۔ اس قسم کی استثناؤں کو چھوڑ کر باقی چیزوں میں تمام نمازوں کے عمومی احکام سے استدلال ہوگا، مثلاً:

۱۔ استقبالِ قبلہ، تکبیر اور رفع الیدین:

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرکے ہاتھ اٹھاکر "اللہ اکبر" کہتے:

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ"

(سنن ابن ماجہ ص ۵۸)

"حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف منہ کرکے ہاتھ اٹھاتے اور "اللہ اکبر" کہتے۔"

اسی طرح صحیح بخاری ۱/۱۰۲ اور صحیح مسلم ۱/۱۶۸ پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما کی احادیث ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (شروع) کرتے وقت "اللہ اکبر" کہتے اور رفع الیدین کرتے تھے۔

۲۔ ہاتھ باندھنا:

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا مسنون ہے۔ صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۲ پر ہے:

(ا) "عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ"

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، لوگوں کو حکم تھا کہ آدمی نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھے۔"

(ب) سنن ابی داؤد میں ہے، حضرت زرعہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں،

"سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ صَفُّ الْقَدَمَيْنِ وَوَضْعُ الْيَدِ عَلَى الْيَدِ مِنَ السُّنَّةِ" (بَابُ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ)

کہ "میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا، "قدموں کو ملانا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھنا سنت ہے۔"

(ج) "عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ" (سنن ابن ماجہ ص ۵۹)

"قبیصہ بن ھلب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کراتے تو بائیں ہاتھ کو دائیں سے تھام لیتے تھے۔"

(د) "عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاَخَذَ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ" (حوالہ مذکور)

"وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا، آپؐ بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑے ہوئے تھے۔"

۳۔ دعائے استفتاح:

(ا) "حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً، قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ هُنَيَّةً، فَقُلْتُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ اَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ" (صحیح البخاری ۱/۱۰۲، سنن ابن ماجہ ص ۵۹)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قراءت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے پوچھا، "یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، آپؐ تکبیر اور قراءت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں؟" تو آپؐ نے فرمایا، یہ دعا

پڑھتا ہوں:
"اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ - الخ!"
اس حدیث سے نماز کی ابتدا میں تکبیر کہنے اور اس کے بعد دعائے استفتاح پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔

(ب) "عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِحُ صَلٰوتَہٗ یَقُوْلُ: "سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ" (سنن ابن ماجہ ص ۵۸ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا کذلک، ص ۵۹)
"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دعا "سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ الخ" پڑھا کرتے تھے۔"

(ج) "عَنْ ابْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثَلَاثًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ" سنن ابن ماجہ ص ۵۹)
"حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا، جب آپ نماز میں داخل ہوئے تو آپ نے دعا: "اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا" تین بار پڑھی۔"

جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ اس قسم کے عمومی احکام تمام نمازوں کے لیے برابر ہیں۔ مندرجہ بالا ذکر کردہ احادیث سے ثابت ہوا کہ تمام نمازوں (بشمول نمازِ جنازہ) میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد مندرجہ بالا تمام، یا ان میں سے بعض دعائیں پڑھنی چاہئیں۔ اسی طرح جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، مستدرک حاکم اور صحیح ابن حبان میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا، جو نماز میں اللہ کی حمد و ثناء اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر دُعا کر رہا تھا، آپؐ نے فرمایا، "اس نے جلدی کی" پھر اسے بلا کر فرمایا، "تم میں سے کوئی جب نماز پڑھے تو اللہ کی تمجید (بزرگی و تعریف) کرے، پھر مجھ پر درود بھیجے، اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔" تو چونکہ نمازِ جنازہ بھی نمازوں کی سی ایک نماز ہے، لہٰذا اس میں بھی استقبالِ قبلہ، تکبیر، ہاتھ باندھنا اور دعائے استفتاح پڑھنا شامل ہیں۔ تاہم اگر کوئی صاحب اس عموم سے استدلال درست نہ سمجھیں تو ان کے لیے نمازِ جنازہ کی خاطر وضوء اور طہارت کا ثابت کرنا بھی مشکل ہو جائے گا۔

۴۔ سورۃ الفاتحہ:

دیگر نمازوں کی مانند نمازِ جنازہ میں بھی سورۂ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ چنانچہ،

(ا) حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور حدیث:

"لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔" (صحیح بخاری ج ا ص ۱۰۴)

کہ "جس نماز میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز نہیں ہوتی۔" کا عموم اسی امر کا متقاضی ہے۔ تبھی تو امام بخاریؒ نے اس حدیث پر "بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا" (امام اور مقتدی پر ہر نماز میں قراءت کرنا واجب ہے) کا عنوان قائم کیا ہے۔

(ب) "عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ" (صحیح بخاری ج ا ص ۱۷۸)

"حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی، انہوں نے سورت فاتحہ کی قراءت کی۔ اور فرمایا (میں نے یہ پڑھی ہے) تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔"

واضح رہے، حضرت ابن عباسؓ کا فرمان "لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ" اس حدیث کے مرفوع ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ نمازِ جنازہ میں سورت فاتحہ کی قراءت کا بیان بروایت حضرت ابن عباسؓ، صحیح بخاری کے علاوہ سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، صحیح

ابنِ حبان، مستدرک حاکم، سننِ ابنِ ماجہ، مسند ابی یعلیٰ اور المنتقیٰ لابن الجارود میں بھی ہے۔ (ملاحظہ ہو عون المعبود ج ۳ ص ۱۹۰-۱۹۱)

(ج) احادیث میں خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نمازِ جنازہ میں سورت فاتحہ پڑھنا ثابت ہے۔ چنانچہ:

مسند شافعی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میّت پر چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر کے بعد سورت فاتحہ پڑھی۔"

مستدرک حاکم میں ہے کہ "آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کی نماز میں چار تکبیریں کہا کرتے تھے، پہلی تکبیر کے بعد فاتحۃ الکتاب پڑھا کرتے تھے۔"

۵۔ سورت کا ملانا:

سورت فاتحہ کی قرارت کے ساتھ دوسری سورت کا ملانا اور پڑھنا بھی مشروع ہے۔ چنانچہ سنن نسائی ج ۱ ص ۲۱۸ - اور المنتقیٰ لابن الجارود میں زید بن طلحہ تمی اور طلحہ بن عبداللہ کی روایتوں سے اور مسند ابی یعلیٰ میں بھی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے فاتحہ کے بعد دوسری سورت کا پڑھنا اور ملانا ثابت ہے۔

ابو یعلیٰ کی سند کو امام نووی نے صحیح کہا ہے (اختصار کے پیشِ نظر عربی عبارات نہیں لکھی گئیں)

اسی طرح حضرت ابوسعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، "آپ نمازِ جنازہ کیسے پڑھاتے (پڑھتے) ہیں؟" انھوں نے جواب دیا: "میں جنازہ کے ساتھ جاتا ہوں، جب اسے رکھ دیا جاتا ہے تو تکبیر کہہ کر اللہ کی حمد کرتا (سورت فاتحہ پڑھتا) ہوں، پھر (تکبیر کہہ کر) درود پڑھتا ہوں، پھر (تکبیر کہہ کر) دعا کرتا ہوں۔" (موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۴۸۸ حدیث نمبر ۶۴۲۵)

درود شریف اور میّت کے لیے دعا:

"عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سُهَيْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اَلسُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ أَنْ يُكَبِّرَ ثُمَّ يَقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یُخْلِصَ الدُّعَاءَ لِلْمَیِّتِ، وَلَا یَقْرَأُ اِلَّا فِي التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ یُسَلِّمُ فِي نَفْسِهٖ عَنْ یَمِیْنِهٖ۔

(مصنف عبد الرزاق ج ۳ ص ۴۸۹

حدیث نمبر ۶۴۲۸)

اسی طرح المنتقٰی لابن الجارود ص ۱۸۹ حدیث ۵۴۰، السنن الکبرٰی للبیہقی ج ۴ ص ۳۹ میں بھی ہے کہ "حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نماز میں سنت طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہہ کر سورت فاتحہ پڑھے، پھر (تکبیر کہہ کر) آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر (تکبیر کہہ کر) میت کے لیے خلوص دل سے دعا کرے، قراءت صرف پہلی تکبیر میں کرے، پھر دائیں جانب آہستہ سے سلام کہے۔"

نیز حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میت پر نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی تعریف (یعنی ثناء وسورت فاتحہ) دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعاء اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام ہے۔ (مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر ۶۴۲۲، السنن الکبرٰی للبیہقی ج ۴ ص ۴۰)

دعاء:

"عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ"

"قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّیْتُ اَنْ لَّوْ کُنْتُ اَنَا الْمَیِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ الْمَیِّتِ" (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۱۱، جامع ترمذی، المنتقٰی لابن الجارود ص ۱۸۹)

"حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھائی، تو یہ دعاء پڑھی: — "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ۔ الخ!" اس پر میں نے تمنا کی کہ کاش یہ میرا

جنازہ ہوتا۔"

۷۔ نمازِ جنازہ جہراً پڑھنا:

نمازِ جنازہ جہراً پڑھنا بھی جائز اور مسنون ہے جیسا کہ اوپر حضرت ابن عباس، جابر بن عبداللہ اور عوف بن مالک رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایات میں گزرا۔

نمازِ جنازہ سے متعلق بعض دیگر مسائل:

تکبیراتِ نمازِ جنازہ میں بھی رفع الیدین کرنا مسنون اور معمول بہ ہے۔

(ا) چنانچہ صحیح بخاری ج ا ص ۱۷۶ پر حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے:

"وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ"

کہ "آپؓ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔" (بخاری باب سنۃ الصلوٰۃ علی الجنائز)

اس کی وضاحت میں امام قسطلانی لکھتے ہیں کہ اس سے مراد تکبیرات کے موقعہ پر رفع الیدین کرنا ہے۔

(ب) امام دارقطنی نے اپنی کتاب العلل میں بروایت ابنِ عمرؓ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع الیدین کرنا بھی ذکر کیا ہے۔

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز (متعنا اللہ بطولِ حیاتہٖ) مفتی اعظم سعودی عرب نے اس حدیث کو قابلِ عمل قرار دیا ہے (حاشیہ فتح الباری ۳/۱۹۰)

(ج) تکبیراتِ جنازہ میں رفع الیدین کا ذکر کرتے ہوئے امام ترمذیؒ نے لکھا ہے کہ اکثر صحابہؓ، ابنِ مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہلِ علم اس کے مخالف بھی ہیں۔ (جامع ترمذی)

امام شافعیؒ نے انس بن مالکؓ، عروہ اور سعید بن مسیب سے نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا بیان کیا ہے۔

نیز امام شافعی فرماتے ہیں کہ "ہم نے اپنے شہر کے اہلِ علم کو ایسا کرتے پایا ہے۔"

ابن المنذر کہتے ہیں کہ "حضرت ابن عمرؓ، عمر بن عبدالعزیز، عطاء، سالم بن عبداللہ، قیس بن ابی حازم، امام زہری، امام اوزاعی، امام احمد اور اسحاق (رحمہم اللہ) نمازِ جنازہ کی تکبیرات میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔" (تفصیل کے لیے دیکھیے عون المعبود ج ۳ ص ۱۹۰ تا ۱۹۶)

ایسے ہی امام بخاریؒ نے اپنی مشہور کتاب "جزء رفع الیدین" میں حضرت ابن عمرؓ،

قیس بن ابی حازم، ابان بن عثمان، نافع بن جبیر، عمر بن عبدالعزیز، مکحول، وہب بن منبہ، زہری اور حسن بصری (رحمہم اللہ) سے نمازِ جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنے کا ذکر کیا ہے۔

تین تین بار دُعا کرنا:

یہ بھی جائز اور ثابت ہے۔ آپؐ کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ جب دُعا کرتے تو تین تین بار دُعا کیا کرتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے،" یا اللہ! اسے جنت میں داخل کر ہی دے!" اور" جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے،" یا اللہ اسے جہنم سے محفوظ رکھ!" (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۳۴۰ مسند احمد ج ۳ ص ۱۱۷)

چونکہ نمازِ جنازہ میں بھی میت کے لیے خصوصاً اور عام مسلمانوں کے لیے عموماً دُعا کی جاتی ہے، اس لیے دعاؤں کے تین تین بار پڑھنے یا کثرت سے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

البتہ بعض ائمہ کرام کو نمازِ جنازہ کے اندر سورت فاتحہ مکمل یا اس کی بعض آیات تکرار کے ساتھ پڑھتے سنا گیا ہے، یہ ثابت نہیں۔ اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد دعائے استفتاح اور سورت فاتحہ مع دیگر سورت پڑھنا، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد دعا، اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام کہنا مسنون ہے۔ احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ جنازہ میں چار سے نو تک تکبیریں کہنا ثابت ہے۔ البتہ آپؐ کا اور صحابہؓ کا اکثر عمل چار تکبیروں پر تھا۔

الحمد للہ، اہلِ حدیث حضرات کا نمازِ جنازہ کا طریقہ سنت کے مطابق ہے اور دلائل سے ثابت! —— ہاں غیر اہلحدیث حضرات جس طریقہ سے نمازِ جنازہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں وہ سراسر خلافِ سنت ہے۔ دُعا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق ارزانی فرمائیں —— آمین!